سوال

(65)جہالت کی وجہ سے کون معذور سمجھا جائے گا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ کون لوگ ہیں جنھیں جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا یعنی کیا امور فقہیہ میں جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا یا عقیدہ اور توحید کے بارے میں بھی جہالت کی وجہ سے کون معذور سمجھا جائے گا؟اس حوالہ سے حضرات علماء کرام پر کیا فرض عائد ہوتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جہالت کا دعوی اوراس کی وجہ سے عذرایک تفصیل طلب مسئلہ ہے ۔جہالت کی وجہ سے ہر شخص کو معذورقرارنہیں دیا جاسکتا کہ وہ امور جنہیں اسلام نے پیش کیا،رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے بیان فرمایا،کتاب اللہ نے ان کی وضاحت فرمائی اور مسلمانوں میں یہ امورپھیل گئے توان کے بارے میں یہ دعوی بالکل قابل قبول نہیں ہے ۔اللہ عزوجل نےاپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کواس لئے مبعوث فرمایا کہ آپ (ﷺ) لوگوں کے سامنے دین کی وضاحت اورتشریح فرمادیں،چنانچہ آپؐ نے نہایت وضاحت کے ساتھ دین کی تبلیغ فرمائی اوردین کی حقیقت کوامت کے سامنے نہایت کھول کھول کربیان فرمادیا اوردین سے متعلق ہر چیز کو نہایت شرح وبسط سے بیان فرمادیا اورامت کوایسی روشن اور منورشریعت دی جس کی راتیں بھی دنوں کی طرح جگمگاتی ہیں اور کتاب اللہ سراپاہدایت ونور ہے ،لہذااگرکچھ لوگ ان امورکے بارے میں جہالت کا دعوی کریں جو بالضروردین سے معلوم ہیں اورمسلمانوں میں وہ پھیل چکے ہیں مثلاکوئی شرک اورغیراللہ کی عبادت کے بارے میں جہالت کا دعوی کرے یا یہ دعوی کرے کہ نمازواجب نہیں ہے یارمضان کے روزے واجب نہیں ہیں یازکوۃ واجب نہیں ہے یااستطاعت کے ہوتے ہوئے بھی حج واجب نہیں ہے تواس طرح کا کوئی دعوی بھی قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ یہ تمام امور مسلمانوں کو معلوم ہیں اوردین اسلام سے یہ ضروری طورپر معلوم ہیں اور مسلمانوں میں یہ امورعام ہوچکے ہیں لہذاان میں سے کسی کے بارے میں جہالت کا دعوی قابل قبول نہ ہوگا۔اسی طرح اگرکوشخص یہ دعوی کرے کہ وہ ان امورسے جاہل ہے جسے مشرکین قبروں اور بتوں کے پاس کرتے ہیں یعنی مردوں کوپکارتے،ان سے استغاثہ کرتے،ان کے نام پر ذبح کرتے اوران کی نذرمانتے ہیں یامردوں ، بتوں ،جنوں ،فرشتوں یانبیوں سے شفایادشمنوں کے خلاف مددمانگتے ہیں توان میں سے ہر ہرامر کے بارے میں ضروری طورپردین سے یہ بات معلوم ہے کہ یہ شرک اکبر ہے۔اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب میں واضح طورپر بیان فرمایاہے اوراس کے رسول ﷺ نے بھی اسے صاف صاف بیان فرمادیا ہے،چنانچہ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک لوگوں کواس شرک سے درایا،اسی طرح دس سال تک آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اس شرک کی مذمت کی اوراس سے بچنے کی تلقین فرمائی اورواضح فرمایاکہ یہ واجب ہے کہ اخلاص کے ساتھ عبادت صرف اورصرف اللہ وحدہ لاشریک کی کی جائے ،اس سلسلہ میں آپ قرآن مجیدکی درج ذیل آیات کی تلاوت بھی فرماتے :

وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلّا تَعبُدوا إِلّا إِيّاهُ (الاسراء ۲۳/۱۷)

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

اور فرمایا:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (الفاتحۃ ۱/۵)

''(اے پروردگار!) ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (البینۃ ۹۸/۵)

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں (اور یکسو ہو کر) دین کو (شرک سے) خالص کر کے اللہ کی عبادت کرو۔''

مزید فرمایا:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ (الزمر ۳۹/۲۔۳)

''(اے نبی!) خالص اللہ ہی کی بندگی کیا کرو۔''

ایک اور ارشاد:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (الانعام ۶/۱۶۲۔۱۶۳)

''(اے نبی!) کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔''

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے رسول (ﷺ) سے مخاطب ہو کر فرمایا:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر ۱۰۸/۱۔۲)

''(اے محمد!ﷺ) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔''

ارشاد باری تعالی ہے:

فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا (الجن ۷۲/۱۸)

''پس اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو''

اور فرمایا:

وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَـٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (المومنون۱۱۷/۲۳)

''اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا، کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری (چھٹکارا) نہیں پائیں گے۔''

اسی طرح دین کا مذاق اڑانا، دین میں طعنہ زنی کرنا، دین کے ساتھ استہزاء کرنا اور دین کو گالی دینا، یہ سب کفر اکبر ہے۔ اس کے ارتکاب کرنے والے کو بھی معذور تصور نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ بات بھی ضروری طور پر دین سے معلوم ہے کہ دین کو گالی دینا یا رسول اللہ کو گالی دینا یا استہزاء و مذاق اڑانا بھی کفر اکبر ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبۃ۶۵/۹۔۶۶)

''کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔''

لہذا اہل علم پر واجب ہے، خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں، کہ یہ باتیں لوگوں کو بتائیں اور ان کے سامنے انہیں ظاہر کریں تاکہ عوام کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ امر عظیم لوگوں میں عام ہو جائے اور وہ مردوں کے ساتھ تعلق اور استغاثہ کو چھوڑ دیں، خواہ اس کا تعلق دنیا میں کسی جگہ سے بھی ہو، مصر سے ہو یا شام سے، عراق سے ہو یا مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کے پاس سے یا مکہ مکرمہ سے ہو یا کسی بھی اور جگہ سے تاکہ حاجیوں کو بھی یہ بات معلوم ہو جائے اور عام لوگوں میں بھی معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالی کا دین کیا ہے اور اس کی شریعت کیا ہے؟

علماء کے سکوت کی وجہ سے عوام کے تباہی و بربادی اور جہالت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے اہل علم پر یہ واجب ہے، خواہ وہ دینا میں کسی بھی جگہ کے رہنے والے ہوں، کہ وہ لوگوں کے پاس اللہ کے دین کو پہنچائیں، انہیں اللہ تعالی کی توحید کا علم سکھائیں اور بتائیں کہ شرک کی کون کون سی قسمیں ہیں تاکہ وہ علی وجہ البصیرت شرک کو ترک کر دیں اور اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں۔ اسی طرح بدوی یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبروں کے پاس جو کچھ ہوتا ہے یا مدینہ منورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس جو ہوتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء لوگوں کو سمجھائیں اور بتائیں کہ عبادت صرف اور صرف اللہ وحدہ کا حق ہے، اس حق میں اس کے ساتھ کوئی سہیم و شریک نہیں ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے کہ:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (البینۃ۹۸/۵)

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں''

اور فرمایا:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (الزمر۲/۳۹)

''اللہ کی عبادت کرو (یعنی) اس کی عبادت کو (شرک) سے خالص کر کے، دیکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لئے (زیبا) ہے۔''

مزید فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء۲۳/۱۷)

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لہذا تمام اسلامی ممالک کے اہل علم پر، ان ملکوں کے اہل علم پر جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور دنیا میں کسی بھی جگہ رہنے والے اہل علم پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کو اللہ کی توحید سکھائیں، انہیں علی وجہ البصیرت اللہ تعالی کی عبادت کرنے کی تعلیم دیں اور اللہ تعالی کی ذات گرامی کے ساتھ شرک سے انہیں ڈرائیں کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو بتائیں کہ اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ یہ اس کی عبادت کریں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۱/۵۶)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں''

اور اس کی عبادت یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے، اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کی جائے، اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کی جائے اور دلوں کو اس کی طرف متوجہ کیا جائے، ارشاد باری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ ۲/۲۱)

''لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔''

باقی رہے وہ مسائل جو مخفی ہوتے ہیں مثلا مسائل معاملات، نماز اور روزہ کے بعض مسائل تو ان میں جاہل کو معذور تصور کیا جائے گا جس طرح نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو معذور سمجھا تھا جس نے ''جبہ'' میں احرام باندھ لیا اور اسے خوشبو سے معطر بھی کر رکھا تھا تو آپؐ نے اس سے فرمایا'' جبہ اتار دو اپنے جسم سے خوشبو کو دھوڈالو اور عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔'' اس شخص کی جہالت کی وجہ سے آپؐ نے اسے فدیہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اسی طرح بعض دیگر مسائل جو مخفی ہوتے ہیں ان کے بارے میں جاہل کو بتایا اور سکھایا جائے گا لیکن وہ امور جو اصولی ہیں جن کا تعلق اصول عقیدہ، ارکان اسلام اور محرمات ظاہرہ سے ہے، ان میں جہالت کا عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص مسلمانوں میں رہتے ہوئے یہ کہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ زنا حرام ہے تو اس کا یہ عذر قبول نہ ہوگا، بلکہ اس پر حد زنا جاری کی جائے گی یا مسلمانوں میں رہتے ہوئے اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ شراب حرام ہے تو اس کا بھی یہ عذر قبول نہ ہوگا بلکہ اس پر شراب کی حد جاری کی جائے گی یا اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ والدین کی نافرمانی حرام ہے تو اس کی یہ بات درست تسلیم نہ کی جائے گی، بلکہ اسے سزا دی جائے گی اور ادب سکھایا جائے گا یا اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ لواطت ۔ ۔ ۔ (ہم جنس پرستی) ۔ ۔ ۔ حرام ہے تو اس کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا اور اس پر حد جاری کی جائے گی کیونکہ یہ ظاہری امور ہیں جو مسلمانوں میں معروف ہیں اور یہ بات بھی معروف ہے کہ ان کے بارے میں اسلام کا نکتہ نظر کیا ہے۔

ہاں! اگر کوئی شخص کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں دور دور تک اسلام نہ ہو یا وہ افریقہ کے کسی ایسے گمنام علاقے میں ہو جہاں مسلمان نہ ہوں تو اس کا دعوی جہالت قبول کیا جائے گا اور جب وہ اس حالت میں فوت ہو جائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہوگا اور اس کا حکم اہل فترت جیسا ہوگا اور صحیح بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا روز قیامت امتحان ہوگا اگر یہ امتحان میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالی کی اطاعت کی، تو جنت میں داخل ہوں گے اور اگر نافرمانی کی تو جہنم رسید ہوں گے۔ لیکن جو شخص مسلمانوں میں رہتے ہوئے کفر کا ارتکاب کرتا اور معلوم شدہ فرائض وواجبات کو ترک کرتا ہے تو ایسے شخص کا عذر قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ معاملہ بالکل واضح ہے۔ مسلمان بحمداللہ موجود ہیں جو نماز پڑھتے، روزہ رکھتے اور حج کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ زنا، شراب اور والدین کی نافرمانی حرام ہے اور یہ تمام باتیں مسلمانوں میں مشہور ومعروف ہیں، لہذا ان حالات میں جہالت کا دعوی ایک باطل دعوی قرار پائے گا۔ واللہ المستعان۔

فتاویٰ ابن باز